ھدایت القرآن (۵۰)

مولانا محمد تقی امینی

سورۃ البقرۃ، آیات ۲۸۲ تا ۲۸۶

لین دین میں
لکھا پڑھی، گواہی اور گروی رکھنے کے احکام

اللہ کی ہدایت میں لین دین کی صفائی و ستھرائی اور معاملات کی درستگی کی زیادہ سے زیادہ تاکید ہے۔ اس سے ہر ایک کا حق ـــــ دوسرے سے محفوظ رہتا اور ہر ایک کو اپنی ذمہ داری پوری کرنے کا موقع ملتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے گری ہوئی قوموں کی زندگی میں مذہب کے نام پر ہدایت کا جو حصّہ باقی رہتا ہے اس میں عبادات پر زیادہ زور ہوتا ہے اور معاملات کی طرف توجہ نہیں ہوتی ہے۔ حالانکہ قوموں کی موت و زندگی کا فیصلہ عبادات پر نہیں معاملات پر کیا جاتا ہے۔

بلاشبہ عبادات مقصد کے درجہ میں ہیں اور ان میں معاملات کی درستگی کے لیے "ذریعہ" بننے کی بھرپور صلاحیت ہے۔ لیکن گری ہوئی قوموں میں یہ صلاحیت کیوں ختم ہو جاتی ہے، اس کا بہتر علم اللہ ہی کو ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ بدمعاملگی اور دوسری برائیوں کے "جراثیم" اتنے شدید ہو جاتے ہیں کہ عبادات میں "ذریعہ" بننے کی صلاحیت کو ختم کر دیتے ہیں۔ صحت بخش دواؤں اور غذاؤں کے فائدہ پہنچانے کی ایک حد ہوتی ہے۔ جب "جراثیم" قابو پا لیتے ہیں تو تیز دوائیں اور طاقت پہنچانے والی غذائیں بھی اپنا اثر دکھانے میں کامیاب نہیں ہوتی ہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا
تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ وَلْیَكْتُبْ بَّیْنَكُمْ كَاتِبٌ
بِالْعَدْلِ وَلَا یَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ یَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْیَكْتُبْ وَلْیُمْلِلِ
الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ وَلْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا یَبْخَسْ مِنْهُ شَیْـًٔا فَاِنْ

كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ
هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ ۖ
فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ
أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ ۚ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ
إِذَا مَا دُعُوا ۚ وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ
أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا ۖ إِلَّا أَنْ تَكُونَ
تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ
وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ
فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٨٢﴾
وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ ۖ
فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ
اللَّهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَ
اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨٣﴾

"اے ایمان والو کسی مقررہ مدّت تک آپس میں اُدھار کا معاملہ کرو تو لکھا پڑھی کر لیا کرو۔ اور تمہارے درمیان لکھنے والے کو دیانتداری کے ساتھ لکھنا چاہیئے اور اس کو لکھنے سے انکار نہ کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ اللہ نے اس کو سکھایا ہے اس کو لکھ دینا چاہیئے۔ اور اس شخص کو لکھانا چاہیئے جس کے ذمّہ قرض ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیئے جو اس کا پروردگار ہے۔ اور جو کچھ اس کے ذمّہ ہے اس کے لکھانے میں کمی نہ کرنا چاہیئے۔ اگر وہ شخص جس کے ذمّہ قرض ہے بیوقوف ہے یا کمزور ہے یا وہ لکھا نہیں سکتا ہے تو اس کا سرپرست (یا کارندہ) ٹھیک طرح لکھا دے۔ اور مردوں میں سے دو گواہ بنا لیا کرو، اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ان میں سے جن کو گواہ بنانا پسند کرتے ہو، تاکہ اگر ایک ان میں سے بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے۔ اور اگر گواہی کے لیے بلائے جائیں تو وہ انکار نہ

کریں۔ اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کی مقررہ مدّت تک لکھنے میں سُستی نہ کرو۔ یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کو قائم کرنے والا اور گواہی کو زیادہ درست رکھنے والا ہے اور اس بات سے زیادہ قریب ہے کہ تم کسی شبہ میں نہ پڑو۔ ہاں اگر خرید و فروخت ہاتھوں ہاتھ ہو جس کو آپس میں لیتے دیتے رہتے ہو تو پھر اس کے نہ لکھنے میں تم پر کوئی حرج نہیں ہے۔ اس صورت میں بھی گواہ بنالیا کرو اور لکھنے والے اور گواہ کو تکلیف نہ دی جائے۔ اور اگر تم نے تکلیف دی تو تمہیں گناہ ہوگا۔ اور اللہ سے ڈرو! وہ تمہیں سکھاتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے[۱] اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی لکھنے والا نہ ملے تو کوئی چیز گروی رکھ کر قرض دینے والے کو اس پر قبضہ دے دیا جائے۔ اور اگر ایک دوسرے سے مطمئن ہو جائے تو اس شخص (قرض دینے والے) کو جس کے پاس امانت رکھی گئی ہے امانت (گروی چیز) واپس کر دینی چاہیے[۲] اور اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے جو پروردگار ہے۔ اور گواہی کو نہ چھپاؤ۔ اور جو شخص اس کو چھپائے گا، یقیناً اس کا دل گنہگار رہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ خوب جانتا ہے۔"

---

۱ سُود کی صورت میں تو قرض زائد لے کر واپس آتا ہے، لیکن جب سُود کی ممانعت کر دی گئی، تو قرض کو ڈوبنے سے بچانے کے لیے حفاظتی تدبیریں ہونی چاہئیں۔ یہ انہی تدبیروں کا ذکر ہے۔ دستاویز لکھ دینا، گواہ بنانا، گروی چیز رکھنا، ان میں جن سے بھی ایک دوسرے پر اعتماد پیدا ہو جائے وہ کر کے قرض لینا چاہیے۔ آیت میں ان تدبیروں کو جس طرح بیان کیا گیا ہے، اس سے اللہ کی بندوں کے ساتھ محبّت ظاہر ہوتی ہے کہ وہ کسی صورت میں نہ بندوں کا نقصان پسند کرتا ہے اور نہ ان کے کام روکنا چاہتا ہے۔

۲ گروی رکھنے کی اجازت سفر ہی کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ جہاں کہیں دشواری ہو وہیں اس کی اجازت ہے۔ سفر میں چونکہ دستاویز لکھنے اور گواہ بنانے کی سہولت کم ہوتی ہے اس لیے خاص طور سے اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

۳ے دراصل گروی رکھنے کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب آپس میں ایک دوسرے پر اعتماد نہیں ہوتا ہے۔ گروی رکھنے کے بعد اگر اعتماد کی صورت پیدا ہو جائے تو پھر قرضخواہ کو چاہیے کہ گروی چیز (جو اس کے پاس امانت ہے اور جس سے فائدہ اٹھانا درست نہیں ہے) قرضدار کے حوالہ کردے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گروی رکھنے کا معاملہ اللہ کو پسندیدہ نہیں ہے، بس کام نکالنے کے لیے ہے۔

۴ے دل گنہگار ہے — یعنی یہ اس کے فسادِ قلب کی نشانی ہے، جس کے گناہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے، اگرچہ لوگ اس کو معمولی جان کر اس میں گناہ نہ مانیں۔

سورت کے ختم پر بطورِ خلاصہ چند نہایت اہم باتوں کا ذکر

آگے سورت کے خاتمہ کی آیتیں ہیں، جن میں پہلے اللہ کی قدرت اور اس کے علم کا ذکر ہے۔ پھر ایمان و عقیدہ کا ذکر ہے، جس سے سورت کی ابتداء ہوئی تھی۔ اس کے بعد اہلِ ایمان کے ایمان اور ان کے مومنانہ طرزِ عمل کا بیان ہے۔ پھر اللہ کی ہدایت کے احکام پر تبصرہ ہے۔ اس کے بعد بھلی بُری زندگی اور اس کے انجام کا ذکر ہے۔ آخر میں نہایت جامع و پُرکشش دُعا پر سورت کو ختم کیا گیا ہے۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ
وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ
يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ
وَرُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ
اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟

وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

"آسمان و زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ ہی کا ہے۔ اپنے دل کی باتوں کو اگر ظاہر کرو یا چھپاؤ (سب اللہ کے علم میں ہے) اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ پھر جس کو چاہے بخش دے گا اور جسے چاہے سزا دے گا۔ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے[1] اللہ کا رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے پروردگار کی طرف سے اتارا گیا اور مومن ایمان لائے۔ یہ سب اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں[2] (وہ کہتے ہیں کہ) ہم اللہ کے رسولوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے ہیں[3] اور کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور فرمانبرداری کا سر جھکا دیا[4] اے ہمارے پروردگار ہم آپ سے بخشش چاہتے ہیں اور ہمیں آپ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اللہ کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتا ہے[5] ہر ایک کی بھلائی کا فائدہ اُسی کو پہنچے گا اور برائی کا نقصان اُسی کو اٹھانا پڑے گا[6] اے ہمارے پروردگار، ہماری بھول چوک پر پکڑ نہ فرمائیے۔ اے ہمارے پروردگار، ہمارے اوپر ایسا بوجھ نہ ڈالیے جیسا کہ آپ نے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے پروردگار ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوائیے جس کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ ہمیں درگذر فرمائیے، ہمیں بخش دیجئے، ہم پر رحم فرمائیے، آپ ہی ہمارے کارساز ہیں۔ کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد کیجئے"[7]

---

[1] اللہ کے علم میں سب کچھ ہے۔ جو حساب کے دائرہ میں آئے گا اللہ اس کا حساب لے گا۔ دل کے وسوسے اور خیالات جو انسان کے اختیار میں نہیں ہیں وہ حساب کے دائرہ سے باہر ہیں حساب اس میں ہوگا جو انسان کے اختیار میں ہے۔

[2] یہ ان چیزوں کا بیان ہے جن پر ایمان لانا ضروری ہے۔

۳۔ یہ مومنانہ طرزِ ایمان ہے جس میں کسی پیغمبر و رسولؑ کے درمیان تفریق نہیں کی جاتی ہے کہ کسی کو مانا اور کسی کو نہ مانا، یا ایک کو مانا اور سب کا انکار کر دیا، اس میں سب کی تصدیق کی جاتی ہے، تکذیب (جھٹلانا) کسی کی نہیں ہوتی ہے۔

۴۔ یہ مومنانہ طرزِ عمل ہے جس میں نیازمندی اور فرمانبرداری ہے، نافرمانی و سرکشی نہیں ہے۔

۵۔ یہ ہدایتِ الٰہی کے احکام پر تبصرہ ہے کہ اس میں کوئی حکم مشقت و برداشت سے زیادہ نہیں دیا جاتا ہے۔

۶۔ یہ انسان پر اس کے اعمال و انجام کی ذمہ داری بتائی گئی ہے کہ اسی پر ہے، کسی اور پر نہیں ہے۔

۷۔ یہ دُعا کے الفاظ ہیں جو نہایت جامع اور دل کو کھینچنے والے ہیں۔ اس "بوجھ" میں مصائب مشکلات، آزمائش و رکاوٹیں اور دشمن کے مظالم وغیرہ سبھی آجاتے ہیں۔

ماہنامہ **میثاق** لاہور

کے جون ۹۱ء کے شمارے کے اہم مضامین:

(۱)

مسلم فیملی لاز آرڈیننس پر علماء کرام کا تبصرہ

۱۹۶۱ء میں ایوب خان کے نافذ کردہ خلافِ اسلام عائلی قوانین پر تمام مکاتیبِ فکر کے چوٹی کے علماء کا متفقہ بیان --- ایک تاریخی دستاویز

(۲)

عظمتِ قرآن

بزبانِ قرآن و صاحبِ قرآن

امیر تنظیم اسلامی، ڈاکٹر اسرار احمد کا ایک ایمان افروز خطاب

--- درج ذیل پتے سے طلب کریں ---

دفتر مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور۔ ۳۶۔ کے، ماڈل ٹاؤن